ابوعکاشہ مفتی ثناء اللہ ڈیروی*

يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان کی اپنے استاذ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے عقیدت

اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت نوازا، ایک بات یاد رکھیں حضرت ہمیشہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اساتذہ کی محبت عطا فرمائی، آپ حیران ہوں گے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ، بانی ومہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ، وہ حضرت کے دارالعلوم دیوبند کے استاد تھے، حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ حضرت شیخ الاسلام حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ حضرت کے کیسے جلیل القدر استاد تھے، حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ کتنے بڑے استاد تھے، حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الادب حضرت کے استاد ہیں، بڑے بڑے اساتذہ ہیں، حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ المعقول، وہ حضرت کے استاد ہیں، بڑے بڑے اساتذہ، لیکن وہ بڑے بڑے اساتذہ ہندوستان میں رہ گئے تھے یا اللہ کے ہاں چلے گئے تھے، حضرت مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ میں تھے، ہم چھوٹے چھوٹے تھے اور وہ مشکلات کا زمانہ تھا، سہولتوں کا زمانہ نہیں تھا، بسوں کے، ریل کے لمبے لمبے سفر' حضرت والد صاحبؒ اکوڑہ خٹک تشریف لے جاتے تھے، حضرت مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک بازار کی ایک مسجد میں امام تھے، مدرسہ الگ تھا اور مسجد الگ تھی، اس مسجد کو میں نے بھی دیکھا ہے، اس زمانے میں تو نہیں' اس کے بعد دیکھا ہے تو اسمیں صفیں چٹائی کی، حضرت اس مسجد میں تشریف لے جاتے اور دس دس، بارہ بارہ دن وہاں رہتے...... مقصد صرف اپنے استاد کی زیارت اور ملاقات اور کچھ نہیں، عشق تھا۔

---

* استاذ ورفیق شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم ،جو حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے صاحبزادے ہیں اوروفاق المدارس کے نائب صدر بھی ہیں، انہوں نے ابھی تعزیت کے ایام میں مجھے سنایا کہ ملتان وفاق کے مرکز میں اجلاس تھا، وفاق کے حوالے سے تو کافی مہمان تھے، دفتر چھوٹا تھا، رہائش کی بہت زیادہ جگہ نہیں ہے تو دفتر والوں نے مولانا انوارالحق صاحب کی تشکیل رات کے آرام کے لئے حضرت والا کے کمرے میں کردی، جو حضرت کا مخصوص کمرہ ہے، صدر وفاق کے حوالے سے، چنانچہ مولانا انوار الحق صاحب فرماتے ہیں کہ میں وہاں چلا گیا، میرے لئے بستر کا بھی انتظام تھا، میری حضرت سے ملاقات ہوئی، باتیں بھی ہوئیں اس کے بعد میں چونکہ تھکا ہوا تھا اس لئے سوگیا، رات کو کسی وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ حضرت بیٹھے ہوئے ہیں اوران کی نشست سے اندازہ ہورہا تھا کہ وہ لیٹے نہیں ہیں۔ بیٹھے ہی رہے ہیں، میں اٹھا اور حضرت سے پوچھا کہ حضرت! کوئی تکلیف ہے؟ فرمایا کہ نہیں تو!...... میں نے کہا حضرت پھر سوتے کیوں نہیں؟ سو جائیں، تو فرمایا: میرے ضمیر نے اس کی اجازت نہیں دی کہ میرا استادزادہ سورہا ہو اور میں بھی سورہا ہوں، میرے ضمیر نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اللہ اکبر

مولانا انوارالحق صاحب نے فرمایا کہ میں پھر روتا رہا کہ میری کیا حیثیت ہے، لیکن حضرت کی نظر تھی استاذ زادے پر۔ (بشکریہ ”الفاروق“ کراچی)

موتمرالمصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی نئی کاوش

دارالعلوم حقانیہ
اور
ردِقادیانیت

تحریک ختم نبوت 1953 سے 1974 اور 1986 تک مرحلہ وار تاریخ، اقتدار کے ایوانوں، قومی اسمبلی، سینٹ اور وفاقی مجلس شوریٰ میں دفاع ختم نبوت، ردِقادیانیت کا فیصلہ کن معرکہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب و دیگر اساتذہ ومشائخ دارالعلوم حقانیہ کی سیاسی و آئینی جدوجہد، قومی اسمبلی وفاقی مجلس شوریٰ اورسینٹ میں طویل پارلیمانی جنگ، ملت اسلامیہ کا موقف، مولانا سمیع الحق کے سوالنامے کے جواب میں اقلیتی فیصلہ پر عالم اسلام کے جید علماء کرام کے تاثرات اور مستقبل کا لائحہ عمل، ماہنامہ ’الحق‘ اور قادیانیت کا تعاقب، منبر حقانیہ سے دفاع ختم نبوت اور ردِقادیانیت سمیت درجنوں آئینی اور قانونی مباحث ، پر مشتمل اپنی طرز کی منفرد کاوش......ایک عہد کی تاریخ...... پہلی بار منظر عام پر ضخامت: ۶۰۰ صفحات قیمت: ۳۰۰

مرتبین: مولانا انعام الرحمٰن شانگلوی ، مولانا محمد اسرار مدنی